نماز کے باطنی آداب

الحمداللہ اللہ کی دی ہوئی توفیق سے آپکواور مجھے حاضری کی سعادت نصیب ہورہی ہے اس پر اللہ کاشکر ہے کیونکہ

؎ وقت پر کافی ہے قطرہ آبِ خوش ہنگام کا جل گیا جب کھیت تو برسا میہ پھر کس کام کا

بڑا ہی عمر کا قیمتی وقت ہے جو ہمیں رمضان کے لمحے نصیب ہوئے ہیں ان لمحات میں اللہ کے دین کو سمجھنا اور اللہ کے دین کو جاننے کی کوشش کرنا یہ کتنا اللہ کو پسند ہے اور اللہ اس کو کتنا محبوب رکھتا ہے۔

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

''اللہ جس کی بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔''

تو یہ یقیناً ہم سب کی بھلائی کا ارادہ کیا گیا کہ ہمیں دین کے اس نظام کے ساتھ جوڑا گیا بیس دنوں کیلئے ہی سہی ہمیں جوڑ دیا گیا اور یہاں سے دین کی جو بہار ہے وہ نصیب ہونے کا سلسلہ ہے وہ شروع ہو گیا۔

حضور علیہ السلام کا ارشاد موجود ہے

جولوگ دین سیکھتے ہیں جولوگ دین سمجھتے ہیں اللہ کے دین کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں ان کی نظر میں یہ چیز بہت اہمیت رکھتی ہے کہ وہ اللہ کے دین کو سمجھنے کا وقت نکالتے ہیں۔

حضورﷺ نے ارشاد فرمایا

''جب کوئی شخص اللہ کے دین کو سمجھنا شروع کر دیتا ہے تو اللہ کی رحمت اس کی طرف نظر رحمت سے متوجہ ہو جاتی ہے''

اللہ کی طرف سے بھی رحمت شروع ہو جاتی ہے اور جو قرآن نے کہا

فاذکرونی اذکرکم

''پہلے تم میرا ذکر کرو پھر میں تمہارا ذکر کروں گا''

وہ بھی یہی ہے کہ اے بندے تو پہلے میرا دین سیکھنا شروع کر پہلے تو قدم بڑھا اس کے بعد میری باری آئی گی تو خوبصورت انداز میں اللہ نے توفیق بخشی کہ رمضان کے مبارک دنوں کو استعمال کیا جائے اپنے دین کو بہتر کیا جائے سمجھا جائے اس کی مجھے بھی ضرورت ہے آپ کو بھی ضرورت ہے کوئی شخص بھی دنیا میں آیا ہے اس کو اسکی ضرورت ہے۔

حضرت امام احمد حنبلؒ نے تو کمال بات کر دی آپ فرماتے ہیں

"دین سیکھنا سانس لینے سے بھی زیادہ ضروری ہے۔"

یہ اس قدر ضروری معاملہ ہے اس پر اگر کسی نے بے توجگی کر دی تو وہ اپنی زندگی ضائع کر دے گا۔ اگر آپ غور کریں تو اس بات پر آپ حیران بھی ہوں گے ہمارے درمیان اور جانوروں کے درمیان فرق صرف سیکھنے کا ہے علم کا ہے جانور بھی کھاتا پیتا ہے انسان بھی کھاتا پیتا ہے جانور بھی سوتا جاگتا ہے انسان بھی سوتا جاگتا ہے جانوروں کے بھی بچے ہوتے ہیں انسانوں کے بھی بچے ہوتے ہیں جانور بھی اپنے معاملات انسان میں جانوروں میں فرق صرف دین کا ہے دین سیکھنے کا علم کا ہے وہ فرق جس میں آئے گا بس وہی انسان ہے باقی بیشک اس کی چمڑی کتنی حسین ہے وہ کتنی اچھی نسل کا ہے وہ کتنے اچھے خاندان سے ہے اللہ کی نظر میں وہ برا ہے۔

انسان وہی ہے جو علم اور دین سیکھتا ہے۔

الحمداللہ اللہ نے توفیق بخشی اللہ اس کی اور برکت عطا فرمائے۔ آمین

اہم موضوع

اہم معاملہ ہم سب کی زندگیوں میں جسکی اہمیت بہت زیادہ ہے دین کو سجانے میں دین کو بڑھانے میں اس شے کا بڑا اہم کردار ہے آقا علیہ السلام نے جس کو دین کا ستون قرار دیا یہ دین کا ستون ہے اگر تم نے اس کو ڈھا دیا تمہارا دین ڈھے جائے گا فرمایا یہ چیز جو ہے یہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک بھی ہے اور یہ چیز جو ہے یہ مومن کیلئے معراج بھی ہے اور یہ چیز جو ہے یہ اتنی قیمتی ہے کہ یہ مسلمان اور کافر کے درمیان فرق پیدا کر دیتی ہے اور اس چیز کا نام ہے نماز صلوۃ۔ نماز یہ بڑا اعام سا موضوع ہے لیکن ہم اس کو زرہ الگ انداز سے دیکھیں گے اس لیے کہ نماز کی فرضیت کا ہم سب کو علم ہے اور نماز کی عظمت و اہمیت کو بھی ہم خوب سمجھتے ہیں لحاظہ نماز کے ان معاملات کی طرف غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ نماز بہت ضروری ہے یہ تو پتہ ہے یہ تو سب جانتے ہیں نماز کے ضروری ہونی کی کیفیت کتنی ہے اتنی ضروری ہے کہ

حضرت علیؓ نے فرمایا

اگر کوئی شخص ڈوب رہا ہو اور وہ مرنے کے قریب چلا جائے اسکو اذان کی آواز آئے تو فوراً اس نماز کی نیت کر لے کہ اگر بچ گیا تو پڑھوں گا اتنی اہمیت والی اور اس قدر ضرورت کی چیز ہے۔ جسے نماز کہتے ہیں۔

یاد رکھیے!!!!!!! **یہ اس لیے دی گئی آقا علیہ السلام نے جب اسکو یوں فرمایا**

کہ یہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے تو آنکھوں کی ٹھنڈک اس وقت ملتی ہے جب انسان کسی اپنے کو دیکھتا ہے کسی ایسے نظارے کو دیکھتا ہے جس کو دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں جیسے ماں باپ اپنے بچوں کو کہتے ہیں تمہیں دیکھتی ہوں تو آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں آپ کسی باغ میں گئے تو کہا آنکھیں ٹھنڈی ہو گئی یار دیکھ کر تو کچھ نظارہ ہوتا ہے جو آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے تو حضور فرما رہے ہیں نماز میری

آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اس کا مطلب یہ ہوتا ہے جونہی آپ نماز میں جاتے تھے آپ کو اللہ کا دیدار نصیب ہوتا تھا جو معراج کی رات آپ نے دیکھا جو اللہ کی زیارت آپ نے فرمائی تھی اس زیارت کو آپ دوبارہ محسوس فرماتے تھے اس لیے کہا نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور یہ بھی کمال کر گئے حضور صرف اپنے لیے نہیں معراج کی برکتیں لے کر آئے بلکہ مومنین کے لیے بھی کہا اچھا اچھا میں معراج کر کے آیا ہوں تو تم نہ اس میں دل چھوٹا کرنا نماز پڑھو تمہاری بھی معراج ہو جائے گی۔

''نماز مومن کی معراج ہے''

اس کا مطلب یہ ہوا نماز میں مومن کو وہی برکتیں ملتی ہیں جو حضور علیہ السلام کو معراج کی رات میں نصیب ہوئی اور یہ وہ واحد ذریعہ ہے جو اللہ سے تعلق کو مضبوط کرتا ہے اس لیے اس کو روزانہ پانچ بار پڑھایا گیا۔

روزے سال میں ایک بار۔۔۔حج سال میں ایک بار۔۔۔زکوۃ سال میں ایک بار

یہ نماز پانچ بار کیوں ہے؟؟

نماز پانچ بار اس لیے ہے کیونکہ یہ انسان کو ہر وقت اپنے رب سے جوڑے رکھتی ہے ہر وقت ہر لمحہ رب کیساتھ جوڑنے کے لیے نماز دی گئی خوبصورت ترین عبادت بڑی ہی اعلی عبادت کہ اللہ نے اس کا حکم زمین پر نازل نہیں کیا روزے کا حکم زمین پر آتا ہے حج کا حکم زمین پر آتا ہے زکوۃ زمین پر فرض ہوتی ہیآیتیں لے کر جبرائیل زمین پر آتے ہیں نماز کی فرضیت زمین پر نہیں ہوتی ہے نماز کی فرضیت اللہ کی بارگاہ میں اللہ اپنے عرش پر اپنے رسول کو عطا فرماتا ہے۔کس قدر عظمت والی شے تھی کہ اس کو زمین پر بھیجنا مناسب نہیں سمجھا بہت بڑی برکت لیے ہوئے نماز ہے کفر اور مومن کے درمیان فرق ہے **''نماز کا وجود ہی اصل میں اسلام ہے۔''**

آقا علیہ السلام نے جب وہ نماز کی برکتیں بیان کی نماز کی جو اہمیت بیان کی تو صحابہ نماز کی اتنے محبت والے بن گئے اس قدر نماز سے پیار ہو گیا اس قدر نماز سے محبت ہو گئی کوئی نفل پڑھ رہا ہے کوئی سنتیں پڑھ رہا ہے کوئی فرائض پڑھ رہا ہے مسجد نبوی میں جمگا ٹا لگا رہتا نمازیوں کا حضور دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے رہتے اس قدر نماز سے پیار ہو گیا (اللہ) اور جس کی نماز چھوٹ جاتی صحابہ اس کے گھر جا کر اس کی تعزیت کرتے جس طرح فوتگی میں جا کر کوئی تعزیت کرتا ہے کہ بڑا افسوس ہوا ہے تمہارے گھر فوت ہو گیا ہے کوئی اس طرح صحابہ نماز چھوٹنے پر تعزیت کرنے لگتے۔کہ آج علم ہوا ہے کہ تیری فجر رہ گئی ہے بڑا افسوس ہوا اللہ تجھے برکت دے اللہ تیرے فجر کے معاملے کو ٹھیک کر دے تیری فجر رہ گئی ہے اس قدر صحابہ کو نماز سے محبت تھی (اللہ)

لحاظ ضرورت تو بہت بڑی ہے اس کی تاخیر بھی بہت زیادہ ہے **نماز کی قرآن میں تقریبا 700 سے زیادہ آیتیں ہیں اور تقریبا آقا علیہ السلام کی پچیس سو احادیثوں میں نماز کا ذکر ہے** دو ہزار پانچ سو احادیثیں نماز کی برکت لیے ہوئے ہیں اتنی اہم چیز ایک بار کہنا بھی کافی ہے دو بار کہہ لیا تین بار کہہ دیا سات سو سے زیادہ مرتبہ نماز کا ذکر قرآن میں ہے حضور کی ایک احادیث اتر آئے آپ کی زبان سے ایک جملہ نکلے

وہ قیامت تک کے لوگوں کیلئے کافی ہے حضور نے بھی اور قرآن میں بھی الگ الگ نماز کا ذکر موجود ہے اتنی قیمتی چیز ہے لحاظہ ہمارا تو معاشرہ ہی اسلام کا نماز کے اوپر قائم ہے اور نماز کا ذکر جہاں جہاں قرآن میں آتا ہے اللہ بڑی محبت سے نماز کی گفتگو کرتا ہے کہی کہا

صبر اور نماز سے مدد مانگو۔

بیشک نماز بے حیائی اور برائی سے روک دیتی ہے۔

کہی کہا تم اپنے گھر والو کو نماز کا حکم دو۔

بہت سارے معاملات نماز نماز نماز نماز چھوڑنے والوں کے لیے جہنم ہے نماز پڑھنے والو کے لیے جنت ہے بڑی خوبصورت آیتوں کیساتھ اللہ نے نماز کا ذکر کیا لحاظہ اتنی اہم عبادت تھی لیکن جو حالت ہو چکی ہے میں کل بھی عرض کر چکا ہوں تقریبا ہمارے معاشرے میں %90-80 لوگ تقریبا بے نماز ہیں انھیں اس کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہے اور عورتوں کے حوالے سے بھی مردوں کے حوالے سے بھی نماز کی جو حالت ہے، بہت ہی زیادہ خراب ہے، بہت بری حالت ہے اول تو لوگ نماز نہیں پڑھتے بالکل نہیں پڑھتے کبھی مرد ہیں وہ جمعہ پڑھ لیتے ہیں وہ بھی اس ڈر سے کہ آقا علیہ السلام نے یوں فرمایا

جس نے تین جمعے چھوڑ دیئے وہ ہم میں سے نہیں ہے نکال دو اس کو امت مسلمہ سے نکل گیا وہ جس نے تین جمعے چھوڑ دیئے کاؤنٹ کرتے رہتے ہیں تیسرا جمعہ نہ کہی آجائے اس لیے پڑھتے رہتے ہیں تو جو پڑھتے ہیں ان کا بھی میں کیا حال سناؤں آپکو پڑھتے تو ہیں نماز لیکن نماز کی اصلیت سے نماز کے اصل رنگ سے ناواقف ہیں اور انھیں علم ہی نہیں وہ پڑھ کیا رہے ہیں۔۔

حضور کا ارشاد نماز کے حوالے سے

''اس کی کوئی نماز نہیں جس کا دل حاضر نہیں۔''

تو اسے علم ہی نہیں ہے اسکا دل کہاں ہے وہ سوچ کدھر گئی وہ نماز کے اندر تھا یا نہیں تھا تو جو پڑھتے ہیں ان کا بھی حال کیا بیان کریں اول تو پڑھتے نہیں جو پڑھتے ہیں ان کا بھی حال یہ ہے کہ ان کو علم ہی نہیں کہ وہ کیا پڑھ رہے ہیں بس ایک طوطے کی طرح شروع کی **سبحانک اللہ الھم وبحمدک.... یوم یقوم الحساب** اسی نماز پڑھنے سے انسان اللہ کے قریب ہونے کی بجائے اور دور ہو جاتا ہے مزید دوری پیدا ہوتی ہے۔

ایک صحابی مسجد نبوی میں تشریف لائے نماز ادا کی آقا ﷺ نے ان کو دیکھا جونہی پڑھ کر جانے لگے تو حضور نے دوبارہ بولا یا فرمایا کہ اے میرے صحابی یہ تم نے کیا کیا ہے فرمایا حضور نماز پڑھی ہے کہا دوبارہ پڑھو اس نے پھر شروع کر دی نماز پوری کر کے جانے لگے حضور نے بولا لیا کہا یہ کیا کیا آپ نے کہا حضور نماز پڑھی ہے کہا پھر پڑھیئے انہوں نے پھر شروع کر دی جب پڑھ کر جانے لگے حضور نے پھر روک لیا فرمایا پھر پڑھئے جب تین بار پڑھائی تو جب تیسری بار پڑھ رہے تھے تو تھکاوٹ کی وجہ سے رکن آرام سے ادا ہونے لگے تھک گئے سجدے

دے دے کر تو آہستہ سجدہ کیا آہستہ رکوع کیا آہستہ ہی اٹھے آہستہ ہی بیٹھے جب سلام پھیرا حضور نے فرمایا ہاں اب تیری نماز ادا ہوئی یہ نماز ہے تسلی سے سکون سے ایک ایک رکن کو گوج گوج کے مزہ لے لے کر پڑھا جائے۔

نماز کے حوالے سے بچپن میں مجھے یاد ہے قاری حضرات نے ہمیں پڑھایا تھا **سبحانک اللہ الھم وبحمدک....یوم یقوم الحساب** پڑھا کر چھوڑ دیا اس کے بعد کسی نے نہیں بتایا نماز کی اصل حالت کیا ہے کیسے پڑھنی ہے اور نماز کے معاملات کے اندر کیا حسن ہے میں نے ابھی کہا اس قدر اہم معاملہ ہے کہ **حضور نے اس کو دین کا ستون کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز کے اندر بہت دین موجود ہے** پورے دین کی برکتیں ہیں۔

مثال

نماز جب انسان شروع کرتا ہے تو اس کے اوپر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے تو جونہی کھانا پینا حرام ہوا تو یہ عین روزے کی مثال ہے آپ نماز میں روزے کی برکتیں لے رہے ہیں نماز جب آپ شروع کرتے ہیں اس وقت صرف اللہ کی طرف تصور جاتا ہے یہ عین حج کی مثال ہے آپ جب حج کیلئے نکلتے ہیں تو لبیک الھم لبیک کہتے ہیں میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں میرے اللہ تو حاضری کی کیفیت نماز کے اندر ہے حج یہی ہے اور جب انسان نماز شروع کرتا ہے تو اس وقت وہ اپنی انرجی استعمال کرتا ہے قوت استعمال کرتا ہے جسم کی طاقت استعمال ہوتی ہے اور یہی زکوۃ کے معنوں میں ہے جسم کی زکوۃ نکلتی ہے اور آپ کلمہ تو پڑھتے ہیں تب ہی نماز پڑھتے ہیں تو پورے کا پورا نماز کے اندر قید کر دیا گیا نماز کے اندر ڈال دیا گیا ہے اس کے معنی اور مفہوم اتنے گہرے ہیں **سبحانک اللہ الھم وبحمدک....یوم یقوم الحساب** تک اتنی گہرائی ہے نماز کے الفاظ میں اگر کوئی سہی ایک نماز ادا کر لے اس کی ایک نماز ہی اس کو جنت میں پہنچا سکتی ہے کیا ساری زندگی کی نمازیں کیا ساری زندگی کے سجدے **اور رکوع ایک سہی نماز پڑھی جائے تو وہ جنت تک پہنچا سکتی ہے اتنی برکت ہے نماز کے الفاظ کے اندر لفظوں میں بڑی برکت ہے۔**

دیکھیں حضور علیہ السلام نے بھی یہی پڑھے (سبحان اللہ) یہی لفظ پڑھے آقا نے جو ہم پڑھتے ہیں یہی لفظ پڑھے حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ نے یہی لفظ پڑھے حضرت عمرؓ نے یہی لفظ پڑھے عثمان وعلی نے یہی لفظ پڑھے دنیا کے ہر ولی نے جو آج مسلمان ہوگا وہ بھی یہی پڑھے گا اور یہ کبھی بدلیں گے نہیں یہ قیامت تک ایسے ہی رہیں گے آپ کعبہ چلے جائیں تب بھی نماز یہی ہے آپ مسجد نبوی آجائیں وہ بھی یہی ہے آپ عید کے دن بھی پڑھیں تو بھی یہی لفظ آپ رمضان میں پڑھیں تو بھی یہی آپ لیلۃ القدر میں پڑھیں تو بھی یہی ہے آپ شب معراج میں پڑھیں وہ بھی یہی ہے آپ کسی بھی حالت میں پڑھیں سفر میں پڑھیں تو بھی یہی ہے آپ نفل پڑھیں آپ سنتیں پڑھیں آپ فرض پڑھیں آپ وتر پڑھیں آپ تراوی پڑھیں جو بھی پڑھیں گے نماز کے لفظ بدل نہیں سکتے کیوں؟؟۔

کیونکہ اس کے اندر ہی سارے دین کی برکتیں ہیں ہر شے ان لفظوں میں قید ہے لحاظہ میں ان کو بدلتا نہیں دن کو پڑھو یہی لفظ رات کو پڑھو یہی لفظ دوپہر پڑھو یہی لفظ شام کو پڑھو یہی لفظ مولا کبھی تو بدل دے کوئی حالت ایسی ہو کہ نماز کے لفظ بدلیں کہا نہیں نہیں تو نے اس کو بدلنا ہی نہیں ہے اگر بدلا تو نماز ہی نہیں ہوگئی تم نہیں بدل سکتے کوئی قاری ہے یہی پڑھے گا کوئی مفتی ہے یہی پڑھے گا مفاسر ہے یہی پڑھے گا محدث ہے یہی پڑھے گا بچہ ہے یہی پڑھے گا جوان ہے یہی پڑھے گا بوڑھا ہے مرد ہے عورت ہے وہ نماز کے لفظوں کو بدل نہیں سکتے کتنی برکت ہے ان لفظوں میں لیکن تو نے کبھی جانا ہی نہیں کہ یہ کیا تھا کتنی عزت وشرف تھی نماز کی حالت میں

میرے قبلہ عالم پیرومرشد ابوالبیان سعید احمد مجددیؒ آپ فرمایا کرتے تھے

میں تجھے نماز کی کیا حال بتاؤں نماز میں جب تم جاتے ہو نہ اتحیات کے اندر اس میں جب پڑھتے ہو السلام وعلیک ۔۔ اے نبی آپ پر سلام ہو آپ پر سلام ہو تمہیں پتہ ہے یہ حاضری کا مقام ہے یہ حاضری کا سرا ہے السلام وعلیک کpresent کو کہتے ہیں السلام و علیکم کی طرح ہے جس طرح ہم سامنے موجود ہو تو السلام وعلیکم کہتے ہیں تم پر سلام ہو تو السلام وعلیک بھی حاضر کا سرا ہے اس کا مطلب ہے حضور تمہارے سامنے ہیں اور تم ان کو سلام کر رہے ہو فرماتے ہیں جب تک آقا کی زیارت نہ ہو جائے میں تو جاتا ہی نہیں یہاں سے جب تک حضور کی زیارت نہ ہو آگے جاتا ہی نہیں **السلام وعلیک ایھاالنبی** میں پڑھتا چلا جاتا ہوں جب حضور آگے سے جب کہہ دیتے ہیں نہ وعلیکم السلام تو پھر میں آگے پڑھتا ہوں۔

تو اتنی برکت نماز کے لفظوں کے اندر کیونکہ علم نہیں ہو تو نماز کی باقاعدہ باطنی حالت صفر سے بھی پیچھے ہیں باطنی تربیت بزرگوں نے تو یہ کہا اگر تم اپنا یا اپنے رب کا تعلق دیکھنا چاہتے ہو تو اپنی نماز چیک کر لو تمہاری نماز تمہیں بتا دے گی کہ تم اپنے رب کے کتنے نزدیک ہو تمہاری نماز کا پیرومیٹر جو ہے نماز کا پیمانہ جو ہے نماز کی اندر جو حالت ہے وہ تمہیں بتائے گی کہ تمہارا اللہ سے تعلق کیا ہے تمہارے جبے کبے ڈراھیاں نہیں بتا سکتی کہ تمہارا اللہ سے تعلق کیا ہے نماز بتا سکتی ہے تمہارا اللہ سے تعلق کیا ہے آؤ ہم نمازی تو الحمد اللہ پہلے ہی ہیں جو نماز پڑھتے ہیں وہ بڑے خوش نصیب لوگ ہیں جو نہیں پڑھتے اللہ ان کو ہدایت دے (آمین) اللہ ان کو نماز پڑھنے کی توفیق دے اللہ ان کو نماز پڑھنے کی سعادت دے اللہ ان کو برکت دے دیں میرا اس وقت مخاطب وہ شخص ہے جو نمازی پہلے سے ہی ہے وہ پہلے ہی پانچ نمازیں پڑھتا ہے مکمل پڑھتا ہے اور اس کو نماز کی بڑی عادت ہے میرا مخاطب وہ ہے میں اپنے ان لیکچر میں صرف اس شخص سے بات کر رہا ہوں جو پانچ نمازیں پوری پڑھتا ہے باقی جو ہے اس کے لیے دعا ہے کہ وہ پڑھ لے پڑھ لے گا تو بچت ہو جائے گی نہیں پڑھے گا تو اللہ پڑھوا ہی لے گا۔

میں اس کو کرایہ کہا کرتا ہوں یہ نماز جو ہے یہ ہمارا کرایہ ہے جس طرح کوئی شخص آپ کے گھر میں کرائے دار رہے وہ ایک مہینہ کرایہ نہیں دے گا آپ اسے کہیں گے کیوں نہیں دیتے ہو وہ کہے گا اگلے مہینے دے دوں گا آپ کہتے ہیں کوئی بات نہیں وہ اگلے مہینے بھی نہیں دیتا آپ پھر پوچھتے ہیں کیوں نہیں دیتے ہو وہ کہے گا اگلے مہینے دوں گا آپ کہتے ہیں چلو ٹھیک ہے جب تیسرے مہینے بھی نہیں دیتا تو آپ اس کو

پھراس کے سامان سمیت گھر سے باہر نکالتے ہیں اور کہتے ہیں بئی نکل جاؤ اس لیے کہ تو کرایہ نہیں دے رہا میں کسی اور بندے کو رکھوں بالکل ایسے ہی جب ہم صبح اٹھتے ہیں تو ساری رات کا کرایہ بنتی ہے **فجر کی نماز** آپ نے رات استعمال کی آپ نے نیند استعمال کی آپ کا جسم ٹھیک رہا آپ کو اللہ نے نئی زندگی دی جونہی آنکھ کھولی آپ نے آپ مردہ تھے جونہی آپ نے آنکھ کھولی زندگی مل گئی اس زندگی پر دو فرض پڑھو اللہ کو فجر دے دو اللہ کہتا کرایہ آ گیا اب فجر سے ظہر تک کھانا پینا ہوا پانی غذا دل کی دھڑکن اولاد والدین کاروبار دوکانداریاں یہ سب کچھ تو نے استعمال کیا اللہ کا دیا ہوا استعمال کیا جو تمہارے پاس نہیں تھا یہ سارا کچھ اللہ نے ہی تمہیں دیا ہوا تھا ظہر کی نماز پڑھی وہ سارا کرایہ ادا ہو گیا عصر پڑھی کرایہ ادا ہو گیا مغرب پڑھی کرایہ ادا ہو گیا عشاء پڑھی کرایہ دے دیا یوں زمین پر موج اور مستی سے رہو کرایہ دیتے رہو اب سب کچھ تمہارا ہے مالک مکان تجھے کچھ نہیں کہیں گا وہ کہے گا وقت پر کرایہ دے رہا ہے جی دے رہا ہے بئی ٹھیک ہے تو استعمال کر و گیس بجلی چھت رنگ وروغن فرش حاضر یہ سب کچھ تیرے لیے یہ تو کرایہ دیتا جا رہا ہے اگر نہیں دوں گے تو اللہ اس کرائے کو نکلوائے گا وہ کبھی نہیں چھوڑے گا اس کو وہ تمہارے اس کرائے کو نکلوائے گا کسی ہسپتال کے بیڈ پر لیٹا کر اور وہاں اس کرائے کو وصول کرے گا نہیں تو کسی عدالت کے کٹارے پر کھڑا کر دے گا کسی شدید ترین ذلت میں ڈال کر معافی منگوا کر لوگوں کی تمہارے کرائے تو نکلوا لینا ہے اس نے پھر بچے کے سر کو پھاڑ کر اس کا آپریشن کروا کر تیرے دل میں درد ہوئی ہے نہ ان نمازوں کو چھوڑنے کا کرایہ وصول کیا ہے اس نے وہ جو تیرا کاروبار بند ہو گیا ہے وہ جو تیری دکان پر گاہک آنا چھوڑ گئے ہیں یہ بھی محترم کرایہ وصول کیا جا رہا ہے اب تیرے گھر میں بدامنی پیدا ہو گئی بے سکونی آ جائے گی اور ساری زندگی کا نظام اِدھر اُدھر کر کے رکھ دے گا وہ اور تجھے سمجھ ہی نہیں آنے دی جائے گی کہ یہ ہو کیا رہا ہے اصل میں وہ کرایہ وصول کر رہا ہے دنیا میں چلو تو نکل گیا کسی طریقے سے اللہ نے تجھے جانے دیا قبر میں کرایہ وصول کرے گا وہ وہاں نہیں تو جہنم میں ساڑ کر کرایہ وصول کرے گا بہتر ہے کہ خود ہی کرایہ دے دو اس کو (انشاء اللہ) اللہ توفیق دے جو بے نماز ہیں اللہ ان کو توفیق دے یہ دل پر چھوٹ لگنے کی بات پر یہ کسی کو سمجھانے سے نہیں آپ کسی کو پھونکیں مار کر نمازی بنانا چاہتے ہیں یہ نہیں ہو سکتا آپ کسی کو تعویذ ڈال دیں نماز پڑھنے کا یہ بھی نہیں ہو سکتا نماز دل پر ایک چھوٹ لگنے سے پیدا ہوتی ہے اور اس کے بعد انسان نمازی بنتا ہے اللہ توفیق دے (آمین)

جو نمازی ہیں بڑے خوش نصیب ہیں جنہیں اللہ نے سجدوں کی توفیق دی ہوئی ہے اور جن کی پیشانیاں سجدے پر لگتی رہتی ہیں وہ بڑے خوبصورت لوگ ہیں وہ اللہ کی زمین کو خوبصورت سجدوں سے آباد کرتے ہیں وہ جوان بڑا خوبصورت ہے جو جوانی میں بہکتی ہوئی جوانی میں جس کی آنکھیں روشن ہوں جس کے بازو میں طاقت جس کا دل انرجی سے بھرا ہوا ہر قسم کے خیالات کو وہ سوچ سکتا ہے لیکن وہ جا کر اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتا ہے وہ نماز پڑھنے والا جوان آقا علیہ السلام فرماتے ہیں

کہ اللہ فخر کرتا ہے اس جوان پر فرشتوں کو بولا کر کہتا ہے دیکھو تم نے کہا تھا انسان نہ بنانا وہ دیکھو جو میں نے انسان بنایا وہ میری زمین پر سجدے کر رہا ہے ت ایسی جوان بڑے خوش قسمت ہیں ایسی عورتیں بڑی خوش نصیب ہیں جو اپنے گھروں کو نماز سے آباد رکھتی ہیں جو اپنے بچوں کو نماز کے لیے کھڑا کرتی ہیں اور وہ نماز کی عادت ڈالنے میں کوشش کرتی ہیں اتنا خوبصورت معاملہ ہے کہ آپ جس گھر میں نمازی پیدا

کر دیں گے اس نمازی لوگوں کی برکت سے اس گھر میں رزق بھی آئے گا کرم بھی آئے گا برکت بھی آئے گی رحمت بھی آئے گی اور ہر طرف سے اللہ عزت وبرکت نچھاوڑ کر دے گا کیونکہ اس گھر میں نمازی رہتے ہیں بڑی برکت ہے میں اِدھر نکل جاؤں تو بڑی برکتوں کے معاملے ہیں اس کی کوئی انتہا نہیں ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میں نماز کے الفاظ کو سمجھنا ہے (انشاء اللہ)

نماز کے الفاظ کو سمجھیں اور دیکھیں ان میں کتنی خوبصورتی ہے یہی وجہ ہے کہ جب کوئی نماز کو سہی طرح سمجھ لیتا ہے تو اس کو وسوسے کم آتے ہیں وسوسے آنے کی بہت بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ہمیں علم ہی نہیں ہوتا کہ ہم پڑھ کیا رہے ہیں اس علم نہ ہونے کی وجہ سے وسوسے آجاتے ہیں ہئ تمام خالی پڑا ہوا ہے وہ خالی تو اس میں کچھ تو آئے گا پھر اس کو بھرنا تو ہے نہ کسی شے سے دماغ خالی ہے تو پھر اس میں وسوسے کھوستے ہیں اگر آپ کو ترجمہ آتا ہو اس کی سہی تفسیر پتہ ہو تو ہر رکن کیساتھ آپ کو اس کی کیفیت ملتی ہے ہر رکن کیساتھ اس کی ایک محبت ملتی ہے اور ہر رکن میں آپ کو اللہ کی خاص رحمت بھی آپ کو ملتی چلی جاتی ہے چاہے وہ قیام ہے وہ رکوع ہے وہ سجدہ ہے وہ اتحیات ہے وہ سلام ہے وہ کچھ بھی ہے جس میں آپ ہیں اس کی برکت ملے گی آپ کو اگر آپ کو اس کی حقیقت کا علم ہے۔

مثلاً آقا علیہ السلام نے فرمایا

کہ جب کوئی سجدہ کرتا ہے تو اللہ اسے اگر دیکھا دے نہ کہ وہ سجدہ کہا کر رہا ہے تو ساری زندگی سجدے سے سر نہ اٹھائے۔

فرمایا

مومن جب سجدہ کرتا ہے تو وہ اس صف پر نہیں کرتا مومن کا سجدہ اللہ کی رحمت کی گود میں ہوتا ہے۔ اللہ کی رحمت کی گود میں تمہارا سر جاتا ہے جب تم سجدہ کرتے ہو یہ حضور نے فرمایا تو ہمیں کیا نظر آتی ہے پتہ ہی کوئی نہیں ہے سجدے پر سجدہ کیے جا رہے ہو تم تمہیں علم ہے کہ تیرا سر جا کہاں رہا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ جونہی وہ سجدہ کیا جائے گا جو اللہ کی رحمت کی گود والا ہوگا ارے یہاں تو ماں کی گود کا معاملہ ہی بہت بڑا ہے اگر ماں کی گود میں سر رکھو تو کتنا سکون آتا ہے جب ماں کی گود میں سر رکھنے سے سکون آئے تو اللہ کی رحمت کی گود میں سر رکھنے سے کتنا سکون آئے گا اگر علم ہو جائے تو حضور فرماتے ہیں ساری زندگی سر سجدے سے نہ اٹھاؤ اتنا سجدے میں مزہ ہے۔ چلو آؤ حضور نے جو کیفیت عطا فرمائی حضور نے جو اپنے صحابہ کو بتائی اللہ والوں نے سمجھی بزرگوں نے اس کو بتایا جو پڑھنے کی سعادت حاصل کریں۔

دل میں جگہ دیں نوٹ کریں یاد رکھیں تاکہ یہ چیزیں زندگی کا حصہ بن جائیں (انشاء اللہ) نماز شروع ہوتی ہے

نیت ہے نماز کی وہ چاہے اردو سے ہو یا عربی سے ہو دل کے اندر سے ہو ہو جاتی ہے۔ آپ زبان سے بول رہے ہیں تو بھی ہو گئی آپ دل سے کہہ لیں تو بھی ہو گئی لیکن اگر نیت نہیں کی گئی یونہی آپ اللہ اکبر کہہ کر کھڑے ہو گئے ہیں نیت نہیں کی آپ نے تو اس کا ثواب مرتب نہیں ہوگا آپ نے فرض تو پڑھے ہیں فرض ادا ہو جائیں گے لیکن ثواب نہیں ہوگا کیونکہ آپ نے نیت نہیں کی ہے تو نیت ثواب پیدا کرتی ہے جونہی نیت کی جاتی ہے اس کا ثواب پیدا ہو جاتا ہے۔

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے وہ اگر نیت اچھی کرتا ہے عمل اتنا نہ بھی ہو تو اللہ اس کو نیت کا ثواب ضرور دے گا لحاظہ نیت جو ہے وہ پہلے اچھی طرح کر لی جائے۔ جب اللہ اکبر کہا جاتا ہے تو ساتھ ساتھ سماعت کریں

حضور علیہ السلام کا طریقہ تھا کہ آپ اپنے کانوں کی لو تک اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے بعض اوقات چھو لیتے بعض اوقات چھوتے نہیں تھے آپ بعض اوقات یوں بھی اٹھا کر چھوڑ دیتے نیچے یہ آپ کا طریقہ تھا اور حضور علیہ السلام کا یہ انداز تھا کہ آپ جب اپنے یہ ہاتھ اٹھاتے تھے تو آپ کے دونوں ہاتھ کعبے کی طرف ہوتے یہ حضور ﷺ کی سنت ہے اور اس سے نماز میں حسن پیدا ہوتا ہے نماز کے اندر حضور علیہ السلام کی سنتوں سے حسن آئے گا رکن ادا ہو جائے گے اگر ان کو خوبصورت بنانا چاہتے ہو تو حضور جیسے رکن ادا کرو جس طرح آقا نے ادا کیے ہیں تو یوں ہاتھ حضور کے سیدھے ہوتے تھے جب آپ تکبیر کہتے طریقہ بھی سہی ہو جائے نماز کا۔ اس کے بعد آقا علیہ السلام ہاتھ باندھتے تھے اور آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ ناف کے تھوڑا سا نیچے اپنے ہاتھ نیچے باندھا کرتے تھے ہلکہ سا ناف سے نیچے باندھا کرتے تھے بعض اوقات اوپر بھی محسوس ہوتے ہیں ایسا محسوس ہوتا جیسے کسی نے گلے میں ہار ڈالا ہوا ہے اس طرح ایک کیفیت بنتی یہ حضور کا طریقہ تھا خواتین کیلئے سینے پر ہاتھ باندھنے کا حکم دیا گیا اور مردوں کے لیے ناف سے تھوڑا سا نیچے ہاتھ باندھنے کا حکم دیا گیا تین انگلیاں آپ کی کلائی پر ہوتی اور چھوٹی انگلی اور انگوٹھے سے آپ کلائی کو گلولائی میں پکڑ لیتے یہ آپ کا انداز ہوتا تھا بعض یوں کر کے کھڑے ہو جاتے ہیں قیام ہو جائے گا ابھی میں نے کہا حسن پیدا ہو گا حضور کی سنت سے اصل نماز ہی وہ ہے جو حضور کی سنت کے مطابق پڑھی جائے آقا علیہ السلام کے طریقے کے ساتھ پڑھی جائے اللہ پسند ہی اسے کرتا ہے قیام ہو جائے گا لیکن جو حضور کا طریقہ تھا وہ میں نے عرض کر دیا خواتین جو ہیں وہ دونوں ہاتھوں کو یوں رکھیں یہ ان کا انداز ہوتا ہے کہ دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے کے اوپر رکھ دیں بس۔ جونہی آپ قیام میں گئے **سبحانک اللہ الھم** سے نماز کا آغاز ہوتا ہے یہ حضور کا طریقہ تھا یہ نماز کا حصہ نہیں ہے آقا علیہ السلام کی سنت ہے حضور علیہ السلام اس کو پڑھا کرتے تھے یہ حضور کا طریقہ ہے۔

سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک

یہ جو جملہ ہے حضور ہر نماز میں شامل فرماتے تھے نماز جو اصل شروع ہوتی ہے وہ سورۃ فاتحہ شریف سے ہے یہاں سے نماز کا فرض حصہ شروع ہوتا ہے لحاظہ اس سے پہلے سنت ہے لحاظہ اس کو ادا کرنا چاہیے اور اس کو پڑھنا چاہیے۔

یہ اس لیے ضروری ہوتی ہے آپ جب اللہ کی سبحان پڑھتے ہیں آپ جب اللہ کے پاک ہونے کا ذکر کرتے ہیں یہ اتنا پسند ہے اللہ کو کہ جب کوئی اللہ کی پاکیزگی کا ذکر کرتا ہے تو اللہ کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے لحاظہ رحمت متوجہ کرنے کیلئے حضور یہ لفظ پڑھا کرتے تھے کہ اللہ کی نظر مجھ پر آ جائے **سبحانک اللھم وبحمدک** کے الفاظ سورۃ الفاتحہ سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

بڑی خوبصورت اس کی ترتیب ہے

پہلے کہا اے اللہ تو پاک ہے پہلی آواز ہی یہ دی مولا تو پاک ہے **سبحانک اللھم مولا تو پاک ھے**

وبحمدک وتبارک اسمک ساری تعریفیں تیرے لیے ھیں وتعالی جدک تیری شان بڑی بلند ھے (تیری

شانیں بلند ھیں ولا الہ غیرک اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نھیں .

لحاظہ آپ نے جونہی یہ چار لفظ بولے ہیں نہ تو سارے کے سارے جو اللہ کے حسن و جمال کے جو راز ہیں وہ سارے اس میں قید ہیں۔

سبحانک اللھم مولا تو پاک ہے اللہ کو پاک کہا اپنے آپ کو کہا مولا ہم گندا ہوں یعنی تیری اللہ کے ساتھ خاص قسم کی محبت کا اظہار ہوا **وبحمدک وتبارک اسمک** مولا ساری تعریفیں تیرے لیے ہیں پہلے ہی کہہ دیا مولا میں اپنی تعریف نہیں چاہتا تیری ہی تعریف ہونی چاہیے **وتعالی جدک** میں اپنی شان بلند کرنے کیلیئے نہیں کہہ رہا مولا تیری شان پہلے ہی بلند ہے **ولا الہ غیرک** اور کسی کی پوجا نہیں کرتا ہوں مولا صرف تیری پوجا کرتا ہوں تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے تو یہ چاروں الفاظ کہہ دیئے آپ نے بہت بڑی اپنی confessment کردی ہے آپ نے اللہ کے سامنے سالنڈر کردی ہے ہر چیز ہر چیز اللہ کے سپرد کردی ہے جب یہ پڑھا جاتا ہے ابھی عرض کیا اللہ کی رحمت توجہ کرتی ہے اس پر یعنی سرچ لائٹ کی طرح اس پر آپڑتی ہے یہ کس نے بولا یہ کون ہے جو بول رہا ہے ایک سرچ لائٹ کی طرح آپ پر توجہ آگئی ہے اب پڑھو نماز اب شروع ہوتی ہے اس کے بعد تعوذ شروع ہوتا ہے۔

اعوذباالله من الشیطن الرحیم

پناہ مانگتا ھوں اللہ کی شیطان مردود کے شر سے

پہلے ہی کہہ دیا مولا میں جانتا ہوں میں بڑا کمزور ہوں میں خود نہیں بچ سکوں گا یہ بڑا بد بخت ہے اس نے بڑے بڑوں کو گمراہ کردیا ہوا ہے تو مولا مولا اس سے پہلے کہ مجھ پر کوئی حملہ کرے میں تیری پناہ میں آنا چاہتا ہوں اعوذ با اللہ مجھے پناہ میں لے لے اے اللہ مجھے اپنی پناہ دے دے اس مردود شیطان سے پہلے ہی پناہ مانگ لی یعنی آپ نے نماز شروع کرنے سے پہلے ہی اپنی شیڈل مکمل کرلی وہ جو آپ کے اوپر ایک شیڈل آنی تھی جس سے حملے روکنے تھے وہ جو ڈال تھی بچنے کیلیئے اس سے وہ آپ نے پہلے ہی آگے رکھ لی اعوذ باللہ کہہ کر آقاﷺ فرماتے ہیں جب بھی اللہ سے کوئی پناہ مانگتا ہے اللہ اس کو پناہ ضرور عطا فرماتا ہے اس لیے کہ اللہ کی غیرت یہ گوارہ نہیں کرتی کہ کوئی بندہ مجھ سے پناہ مانگے اور میں اس کو نہ دوں ہم دنیا میں بھی لوگ دیکھیں کوئی آجائے آپ کے گھر اور کہے مجھے پناہ دے دو اس فلاں شخص سے مجھے بچالو اگر تو آپ غیرت عزت اور برکت والے ہیں آپ کہیں گے اندر آؤ دروازہ بند کردو میں تمہارے ساتھ ہوں میری پناہ ہے تجھے اللہ جو ساری رحمتوں برکتوں والا ہے جو اس سے پناہ مانگتا ہے آقا فرماتے ہیں اللہ اسے ضرور پناہ عطا فرماتے ہیں شیطان سے بچت ہوگئی پہلے سے ہی اپنی شیڈل بنالی۔ پھو تسمیہ پڑھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ قرآن کی باقاعدہ آیت ہے ایک تو یہ ہر سورۃ سے پہلے لکھی جاتی ہے یہ قرآن میں ایک جگہ آیت موجود ہے یہ آیت کریمہ ہے قرآن کی یہ تعوذ کے بعد کے بعد تسمیہ بڑی برکت رکھتا ہے اس لیے اس کو بزرگوں میں یوں بھی فرمایا:

جب کوئی تسمیہ پڑھ لیتا ہے تو یہ تمام اللہ کے علوم کا مجموعہ اور مرا کے کی طرح ہے۔

حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا

اللہ کے قرآن کے سارے علوم سورۃ فاتحہ میں ہیں سورۃ الفاتحہ کے سارے علوم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ہیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے سارے علوم بسم اللہ کی با میں ہیں اور با کے سارے علوم اس با کے نیچے نقطے میں ہیں اور لوگوں سنو وہ نقطع علی ہے وہ میں ہوں۔ پوچھ لو کیا پوچھنا ہے آپ نے اپنی عظمت بھی بیان کر دی ساتھ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی شان بھی بیان کر دی۔ اس کو اسم اعظم بھی کہا جاتا ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو اسم اعظم بھی کہا جاتا ہے (اسم اعظم اس لفظ کو کہتے ہیں جس سے ہر راز کھول جاتا ہے۔ ہر بند دروازہ کھول جاتا ہے ہر بند دروازے کو کھولنے کے لیے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی ضرورت ہے۔

کہا جاتا ہے اگر کوئی کسی بھی کام کا آغاز بسم اللہ سے کرے گا تو وہ کام ضرور تو ڑ چڑھے گا وہ ہر صورت مکمل ہو جائے گا کیونکہ آپ نے اس کام کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر کیا۔ یہ اسم اعظم بھی ہے راز بھی ہے اللہ کے علوم کا خزانہ بھی ہے اور اس کی بڑی برکت ہے۔ لحاظہ ہر کام سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی عادت ڈالیں آپ دیکھیں گے کہ آپ کے اس کام میں آسانیاں پیدا ہوں گئی۔ تو جونہی بسم اللہ پڑھ لی اب شروع ہوتی ہے سورۃ الفاتحہ اور یہ نماز کا فرض حصہ ہے سورۃ فاتحہ کا ایک ایک حرف فرض ہے اس کا کوئی حرف بدلا نہیں جا سکتا اس کے کسی حرف کو آگے پیچھے نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ فرض حصہ ہے آپ الفاظ اسی طرح ادا کریں گے جیسے فرض ہیں۔

اَلحمد اِلحمد نہیں کہیں گے آپ اسی طرح ادا کریں گے جس طرح اسکی ترتیب ہے سہی ادا کرنا پڑے گا ایک ایک لفظ ٹھیک ادا کرنا ہوگا کوئی لفظ بھی چھوٹا سورۃ الفاتحہ چھوٹی تو نماز گئی کیونکہ یہ فرض حصہ ہے۔

سورۃ الفاتحہ کی پہلی آیت اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا

سورۃ الفاتحہ میں سورۃ الفاتحہ با قاعدہ قرآن میں یوں تو ویسے جب اتری تھی تو سورۃ خلق اتری تھی پہلی پانچ آیات سورۃ خلق کی غار حرا میں آقا علیہ السلام پر اتری تھی۔

اقرا باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق

لیکن جب ترتیب قرآن ہو تو سب سے پہلا خطاب جو اللہ کا بندے کیساتھ ہے وہ سورۃ الفاتحہ کے ذریعے ہے سورۃ الفاتحہ اس کو سورۃ شفا بھی کہتے ہیں اس کو کنز بھی کہتے ہیں یہ اللہ کے اعلی ترین خزانوں میں سے ہے اسے سورۃ الفاتحہ کہا جاتا ہے یہ وہ سات آیتیں ہیں جو بار بار دہرائی جاتی ہیں کہا جاتا ہے شیطان جو ہے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

شیطان تین بار رویا ہے اس نے اپنے سر پر خاک ڈالی

ایک اس وقت جب اس کو جنت سے نکلا گیا اپنے سر پر خاک ڈالتا رہا روتا رہا۔

دوسرا اس وقت جب حضور علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی آقا علیہ السلام جب پیدا ہوئے اللہ نے آپکو زمین پر بھیجا اس وقت بھی یہ بڑا رویا۔

تیسرا اس وقت یہ رویا تھا جب سورۃ الفاتحہ نازل ہوئی۔ کیونکہ یہ اتنی عظیم سورۃ ہے کہ آپ دیکھیں اگر چار رکعتیں ہیں تو چار بار پڑھی جاتی ہے اگر سترہ رکعتیں ہیں تو سترہ بار پڑھی جاتی ہے اور یوں پوری زمین پر جب مسلمان نماز پڑھ رہے ہیں تو کتنی بار اس کی تلاوت روز ہو رہی ہے کروڑوں بار عربوں بار سورۃ الفاتحہ کی تلاوت ہوتی ہے اس لیے بہت ہی زیادہ پڑھی جانے والی سورۃ ہے اس لیے شیطان رویا تھا کہ ایسی آیت اتری ہیں یہ اب کبھی رکنی نہیں ہیں ہر وقت پڑھی جانے والی اس کو شفا والی سورۃ بھی کہا جاتا ہے۔

کہا جاتا ہے سات بار سورۃ الفاتحہ پڑھ کر کسی بھی مریض کو دم کیا جائے وہ کینسر کا بھی کیوں نہ ہو اگر کوئی زبان شفاء والی ہے اس کو پڑھتے ہی شفا یعنی ہو جائے گی یہ شفا والی سورۃ ہے اس کو سورۃ الشفاء بھی کہتے ہیں خزانہ ہے یہ بہت بڑا تو یہ سات آیتیں ہیں ہر آیت میں بڑی اعلی حکمتیں چھپی ہوئی ہیں کیونکہ اللہ نے سارے علوم قرآن کے اس میں بیان کر دیئے اور پہلا خطاب اللہ نے انسان سے کیا ہے سورۃ الفاتحہ کے ذریعے دو حصے ہیں اس کے ایک حصے میں اللہ بندے سے خطاب کرتا ہے اور دوسرے حصے میں اللہ بندے سے بات کرتا ہے دو حصے بنائے اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا شروع کیا اللہ نے یوں

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ

الحمد اللہ ساری تعریفیں اللہ کیلئے ہیں ال کہا ال مین خاص important distinguish اعلی تعریف بہترین تعریف بیسٹ جب بھی کسی عربی کے لفظ کیساتھ ال لگ جائے تو وہ خاص لفظ بن جاتا ہے اسم معرفہ بن جاتا ہے proper noun بن جاتا ہے حمد کہتا اللہ تو عام تعریف تھی میری تعریف عام نہیں کرو الحمد کرو میری تعریف خاص کرو اعلی لفظ بولو میرے لیے **لِلّٰهِ** ساری تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اللہ نے اپنی ذات کو اپنے نام کو استعمال کیا اپنے اسم گرامی اللہ کو استعمال کیا یہاں پر کوئی اور لفظ نہیں استعمال کیا یہاں پر رحمان رحیم علیم شکور بیشمار نام تھے اللہ کے لیکن اللہ نے یہاں اپنی ذات کا استعمال کیا **اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ** کہا ساری تعریفیں اللہ کیلئے کیوں ساری تعریفیں اللہ کیلئے ہیں کیونکہ اس نے ہمیں پیدا کیا ہے کیونکہ اس نے ہمیں زندگی دی ہے کیونکہ اس نے ہمیں اولاد دی ہے کیونکہ اس نے ہمیں زندگی کا نظام دیا ہے ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں موت بھی ہمیں وہی دے گا قبر بھی ہمیں وہی دے گا ہمیں زندہ بھی قیامت کے دن وہی کرے گا حساب بھی اس نے خود ہی لینا ہے ہمیں ڈھانپنے کیلئے کپڑے وہ دیتا ہے کھانے کو روٹی وہ دیتا ہے پینے کو پانی وہ دیتا ہے جب سارا کچھ وہ دیتا ہے تو پھر تعریف بھی پھر اسی کی ہونی چاہیے کہتے ہیں یوں نہ کرو پہلے میری اس تعریف کا اظہار کرو **اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ** ساری تعریف تیرے لیے ہے جب یہ پہلا لفظ انسان اپنی زبان سے نکلتا ہے تو انسان کے اندر ایک ریا کاری کا بت ہے وہ اپنی تعریف چاہتا ہے آپ اچھی گفتگو کریں تعریف چاہیں گے نماز پڑھیں گے تعریف چاہیں گے آپ کوئی اچھی چیز بنا دیں تعریف چاہیں گے آپ کوئی اچھا کام کر دیں تعریف چاہیں گے وہ تعریف آپ چاہتے ہیں اللہ کہہ رہا ہے پہلے سارا کچھ یہ نکالو تعریفیں میرے لیے ہیں بس یہ ساری تعریفیں میری ہیں یہ تیری تعریف نہیں یہ میری ہو رہی ہے تو جب یہ کیڑا اندر سے نکل گیا نہ اپنی تعریف کا اس سے انسان پیور ہو جاتا ہے ریا کاری نکل جاتی ہے اس کے اندر سے یہ تعریف کی خواہش نے انسان کو بہت بڑی جھگوں تک پہنچا دیا ہم تو تعریف سننا چاہتے ہیں بس اللہ نے کہا تیری تو تعریف ہی نہیں ہے تو جتنی بھی تعریفیں کرے گا آخر میں یہ تو میری ہی ہیں کیونکہ بنانے والا میں ہوں اب جھگڑا ہی ختم کر دیا اللہ نے اگر کوئی حضور علیہ السلام کی تعریف کرتا ہے آقا علیہ السلام سے محبت کرتا ہے اور حضور کے لیے

محبت کے الفاظ بولتا ہے بعض کہتے ہیں آپ حضور کے لیے کیوں بولتے ہیں اللہ کے بولا کریں نہ زیادہ محبت کے لفظ اللہ بہت بڑا ہے آپ ان کے لیے لفظ بولیں تو اللہ نے یہاں لفظ الحمد لگا کر سارے مسئلے حل کر دیئے کہ

اگر تم نبی کی تعریف کرو گے تو وہ بھی میری ہی تعریف ہوگئی کیونکہ محمد ﷺ کو بنانے والا بھی میں ہی ہوں۔

تو اس ایک لفظ میں پوری کتاب موجود ہے پوری کتاب لکھی جا سکتی ہے الحمد اللہ پر ساری تعریفیں اس کیلئے ہیں بت نکل گیا ریا کاری کا تعریفوں کے مسئلے حل ہو گئے اور تمہارے دل میں purity پیدا ہوگئی ساتھ کہا کیوں تعریفیں میرے لیے ہیں ۔ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کیونکہ میں تمام عالمین کو پالنے والا ہوں جتنے عالم ہیں جتنے جہان ہیں ان کو میں پال رہا ہوں اور میری اس پالنے کی صفت نے مجھے تعریف والا بنا دیا ہے میں عالموں کو پال رہا ہوں کتنے جہاں کو اللہ پال رہا ہے روایت میں آتا ہے تقریبا سولہ جہاں اللہ نے پیدا کیے میرے اور آپکے سامنے جو جہان ہیں

انسانوں کا

پرندوں کا

جانوروں کا

جنات کا

فرشتوں کا

جنت کا

دوزخ کا

مچھلیوں کا

لاہوت ملکوت ہاھوت یہ تقریبا نو سے دس جہاں بنتے ہیں ہماری نظروں کے سامنے آ شرات کا گیارہ (کیڑے مکوڑے) روحوں کا بارہ یہ بارہ تیرہ جہاں ہیں انسان جتنا بھی سوچ لے وہ بارہ چودہ جہانوں سے آگے نہیں جا سکتا بزرگ فرماتے ہیں

اللہ نے سولہ ہزار جہان پیدا کیے ہیں۔ سولہ ہزار جہان جن میں وہ پال رہا ہے لوگوں کو وہ رب بنا ہوا ہے وہ روٹیاں دے رہا ہے وہ پانی دے رہا ہے ان کو غذائیں دے رہا ہے ان کو پال پال کر بڑا کر رہا ہے اور ان کی پرورش کر رہا ہے کہاں کہاں وہ پال رہا ہے چیزوں کو۔

سائنس حیران ہے ایک سمندر کی گہرائی ایسی ہے اس کے بارے میں سائنس کہتی ہے کہ سائنس دانوں کو یقین تھا کہ یہاں کوئی مخلوق زندہ نہیں رہ سکتی وہاں اتنا پاریشر ہے پانی ہے اتنا پانی کا دباؤ ہے اس گہرائی میں جا کر کہ وہاں کوئی مخلوق زندہ نہیں رہ سکتی خیر انہوں نے تجربہ کرنے کیلئے وہاں کیمرے اتارے کہ یہاں کوئی ایسی مخلوق موجود تو نہیں ہزاروں میٹر نیچے جی کیمرہ پہنچایا گیا تو اندھیرا تھا کوئی شے نظر نہیں آ رہی تھی انہوں نے پوری ریسرچ جب کر لی جب کیمرہ واپس لانے لگے تو اچانک اس جگہ سے مچھلی جو ہے کیمرے کے سامنے آ گئی حیران ہو گئے کہ یہ کیا جب غور سے اس کو دیکھا وہ اتنی خوبصورت ایسی اعلی مچھلی سائز بھی چھوٹا سا بھاگ گئی اِدھر اُدھر بعد میں پتہ نہ چلا انہوں نے کہا نہیں ہئ ہم نہیں جان سکتے کہ کہاں کہاں خدا پال رہا ہے وہ ہر ایک کو روٹی دیتا ہے اور دیکھو کیسے روٹی دیتا ہے۔

اگر مرغی ہے وہ مرغی کو دانا جب دے گا تو اسی کے مطابق دے گا مرغی زیادہ بڑی ہو کر شطر مرغ کے جیسی نہیں ہو سکتی وہ ویسی رہے گی انسان کا بچہ ایک جب اس کو غذا ملے گی وہ زیادہ سے زیادہ چھ سات فٹ تک جائے گا ہاتھی کو جب وہ غذا دے گا تو وہ اور بڑا کر دے گا ہاتھی کو اس کے پالنے کے انداز تو دیکھو۔

ہنس ایک ایسا پرندہ ہے جو روزانہ ایک خالص ہیرا کھاتا ہے پیور ڈائمنڈ اس کی غذا ہے وہ روز ایک ہیرا اللہ سے وصول بھی کر لیتا ہے کھا بھی لیتا ہے اللہ اس کو

روٹیوں کیلئے تو قتل وغارت کر رہا ہے تجھے نہیں دے گا وہ روزانہ ایک ڈائمنڈ دیتا ہے وہ اسے اور ویل مچھلی روزانہ بیس ٹن گوشت اس کی غذا ہے بیس ٹن گوشت روزانہ ایک دن میں ایک ویل مچھلی کھاتی ہے اور اللہ کے سمندروں میں لاکھوں ویل مچھلیاں ہیں جو ٹنوں کے حساب سے روز گوشت استعمال کرتی ہیں اللہ ان کو بھی وہ گوشت دے دیتا ہے ہر روز چیونٹی کو بھی ملتا ہے سانپ کو بھی ملتا ہے شیر کو بھی ملتا ہے یہاں فرشتوں کو بھی نور دیا جا رہا ہے (سبحان اللہ) اللہ کی عظمتیں کیسا وہ حسین پالنے والا ہے کیسا خوبصورت پالنے والا ہے رب ہے کہاں ہاں مولا ہم مان گئے ساری تعریفیں تیرے لیے ہیں مولا مان گئے ساری

تعریفیں تیرے لیے ہیں تو ہر شے دینے وولا ہے (اللہ اکبر) جونہی یہ پہلی آیت پڑھی اللہ کی محبت سے دل بڑھ گیا۔ اس سے ٹپکتی ہیں اللہ کی محبت میں عالمین کو پالنے والا ہوں اے بندے تجھے کیوں نہیں پالوں گا یہ آیت میں نہیں لکھا یہ خود سمجھنا ہے کہ مولا تو عالمین کو پال رہا ہے مجھے بھی تو تو نے ہی پالنا ہے میرے گھر کی روٹی بھی تو ہی دے گا اتنی عظیم دنیا پال رہی ہے (اللہ اکبر)

حضرت سلمان علیہ السلام کا واقعہ

آپ نے جب اپنی مملکت دیکھی اقتدار اور اللہ کے کرم دیکھے اپنے اوپر تو کہا مولا جی چاہتا ہے کہ تیری مخلوق کی دعوت کرو مجھے تو نے بڑا دیا میں رج گیا تیری برکتوں سے تیری مخلوق کی دعوت میری یہ آرزو ہے کہ کوئی ایسا بھی تو ہو جو تیری مخلوق کو دعوت دے تو کھلانے والا ہے تو میں بھی چاہتا ہوں کہ میں بھی کھلاؤں

ارشاد فرمایا

اے سلیمان آپ نے بہت اچھی بات کی ہے لیکن یہ آپ کے بس کی بات نہیں ہے آپ نہیں پال سکتے آپ نہیں روٹی دے سکتے کہا مولا مجھے آپ نے دیا ہی بہت کچھ ہے میرے پاس بہت کچھ ہے میں کھلا دوں گا کہا پھر سوچ لیجیے کہا سوچ لیا مجھے یہ اجازت دی جائے کہ میں ایک دن کا کھانا آپ کی ساری مخلوق کو کھلانا چاہتا ہوں کہا اعلان آپ کر دیجیئے مجھے نہیں پتہ آپ کی مخلوق کہاں کہاں ہے آپ اعلان کروا دیجیئے فرشتوں کے ذریعے آپ سلیمان کھانا پکائے گا اللہ کی طرف سے فرشتوں کو حکم ہوا جاؤ بتا دو ساری کائنات میں کہ آج رات کا سارا کھانا اس وقت سلیمان کے پاس ہے رب کی طرف سے نہیں آئے گا کہا ٹھیک ہے سلیمان علیہ السلام نے لاکھوں کروڑوں جنات کو طالب فرمایا اور عربوں کربوں کے حساب سے دیگیں پکائی گئی کھانا پکایا گیا پوری زمین پر کھانے کے دسترخواں لگا دیئے گئے اور بہت بڑا وہ اجتماع تھا جو سلیمان علیہ السلام نے کیا خوش ہو گئے شام کا وقت ہوا چہرے پر مسکراہٹ آئی آج تو اللہ نے مجھے بڑی برکت دی ہے ساری زمین کو کھانا میری طرف سے جائے ابھی شام کا وقت تھا مچھلی جو ہے دریا سے کہی سے آئی اس نے آ کر کلام کیا اس نے کہا حضرت آپ نے حکم دیا ہے کہ کھانا آپ کی طرف ہے کہا جی جی آج میری طرف ہے کہا ذرہ مجھے پیش کر دیجیے میں اسی وقت کھانا کھاتی ہوں مجھے آپ ابھی دے دیجیے کہا نہیں جب ساری مخلوق آئے گی تو بھی لے لینا کہا نہیں میرا وقت یہ ہے نہیں تو میں اللہ سے شکایت کرتی ہوں مجھے میرا رب اس وقت دیتا ہے کہا اچھا چل ٹھیک ہے حکم دیا گیا اس کو دے دو جو کہتی ہے وہ کھانا شروع ہوئی کھاتی گئی اور دیا گیا وہ بھی کھا گئی اور دیا گیا وہ بھی کھا گئی سائز اس کا ڈیڑھ سے دو فٹ تھا کھاتی چلی گئی یہاں تک کہ ساری مخلوق کا کھانا وہ اکیلی کھا گئی سلیمان علیہ السلام نے سجدے میں سر رکھ دیا مولا یہ کیا ہو گیا میں تو ساری مخلوق کا کھانا بنا کر بیٹھا تھا آواز آئی سلیمان میں نے کہا تھا نہ تو نہیں کر سکتا یہ تیرے رب کا ہی کام ہے جو پال رہا ہے دنیا کو یہ تیرے رب کا ہی کام ہے جو دنیا کو دے رہا ہے وہ نہیں دیکھتا کہ